سلسلہ خطبات جمعہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

توبہ خوشنودیٔ الٰہی کا ذریعہ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم (زمر ۵۳)

ترجمہ: آپ کہیے اے میرے بندو۔ جنھوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں۔ تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کردے گا۔ یقیناً وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت کرنے والا ہے۔

وقال اللّٰہ تعالیٰ فی مقام آخر ظھر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون (سورۃ روم)

ترجمہ: ظاہر ہوگیا فساد خشکی اور دریا میں لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال (بد) کا مزہ چکھا تا کہ وہ لوگ باز آجائیں۔

وقال علیہ الصلوۃ والسلام عن عبداللہ بن مسعودؓ عن النبی ﷺ قال التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (ترجمہ) عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ (سچی وحقیقی) توبہ کرنے والا ہے ایسا ہے کہ (گویا) اسکی گناہ ہی نہیں۔

انسان کی فطری نہاد: محترم حضرات! رب العالمین نے انسان کو حیوانات اور ملائکہ کے درمیان ایک ایسی عظیم المرتبت مخلوق پیدا فرمایا جن میں نہ حیوانی اور بہیمی قوتوں کا غلبہ ہوگا اور نہ فرشتوں کی طرح صرف اور صرف روحانی خاصیات کی طرف مائل ہوکر عام جسمانی تقاضوں سے بے نیاز ہوگا۔ نہ حیوانیت کی طرف اتنا مائل ہوگا کہ صرف ایک جانور کی حیثیت حاصل کرے بلکہ اللہ جل جلالہ نے انسان کی ذات میں اگر ایک طرف کے سفلی و بہیمی صفات و تقاضے ودیعت فرمائے تو دوسری طرف رب کائنات نے اسکی طبیعت اور فطرت کو روحانی اور نورانی صفات بھی پوری طرح نوازا۔ قادر مطلق نے انسان میں یہ دونوں متضاد صفات بڑے لطیف انداز میں جمع فرما کر اسے افراط وتفریط سے بچنے اور اعتدال کی راہ اپنانے کیلئے بے شمار احکامات واعمال اختیار کرنے کی تلقین وتاکید فرمائی۔

مادۂ خیر وشر: چونکہ بہیمی صفت بھی اس میں موجود ہے جسکی وجہ سے کبھی کبھی ہمارا ازلی دشمن شیطان ہمیں راہ اعتدال سے ہٹانے کی سرتوڑ کوشش میں مصروف رہنے کی وجہ سے انسان کو غلط راستے اختیار کرنے پر آمادہ کردیتا ہے جس سے انسان گناہ میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ یہاں سے آزمائش اور امتحان کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ اس دنیا اور اس میں موجود ہر شئی میں خیر وشر کے دونوں پہلو موجود ہیں۔ جس انسان کیلئے مالک الملک نے یہ دنیا اور اسمیں جو کچھ ہے پیدا فرمایا اسی کے ساتھ خیر وشر کے دو زنجیر بھی پیدا فرمائے تاکہ امتحان سے معلوم ہوجائے کہ کون خیر کی زنجیر کیلئے کڑی بنتا ہے اور کون شر کی زنجیر کا حصہ بنتا ہے یعنی اپنے زندگی کے قیمتی لمحات میں خیر کو اپناتا ہے یا شر کو۔

گناہ پر ندامت: خیر سے مراد رب العالمین کی عبادت اور اطاعت ہے اپنی زندگی اللہ کی عبادت اور فرمانبرداری میں گزارتا ہے۔ شر سے مراد خواہشات کی تابعداری ہے اپنی زندگی اور اعمال اپنے دل کی خواہشات اور اللہ کی نافرمانی میں گزارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان سے صرف یہ چاہتا ہے کہ انسان خالص عبد بن کر اسکے احکامات پر گامزن رہے اس راہ میں اپنے کسی خواہش کو رکاوٹ بننے نہ دے اگر کوئی اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے اسکی نافرمانی کرے تو یہ گناہ ہے۔ اسکا ازالہ تب ممکن ہے کہ اس نافرمانی پر دل کے گہرائیوں سے پشیمان ہوکر آنسو بہائے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے شان کریمی کی وجہ سے اسکے آنسو کی اتنی قدر فرماتے ہیں کہ اسکی اس غلطی کو نہ صرف معاف فرمادیتے ہیں بلکہ اسکے درجات بھی بلند فرمادیتے ہیں

ندامت کے آنسو: ارشاد ربانی ہے: **لا من تاب و امن و عمل عملاً صالحاً فاولئک یبدّل اللہ سیاٰتھم حسنات و کان اللہ غفوراً رحیما.** (سورہ فرقان آیت ۷۰) ترجمہ: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کی جگہ نیکیاں عطا فرمائے گا۔

پہلے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے گناہوں کو ایسا مٹا دیتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ مجھ سے گناہ سرزد ہوا۔ آپ نے فرمایا توبہ کرلو آئندہ یہ گناہ نہ کرنا۔ سائل نے پوچھا میں گناہ کرنے کے بعد پھر گناہ کرچکا ہوں۔ حضرت علیؓ نے پھر فرمایا توبہ کرو آئندہ گناہ مت کرو۔ سائل نے پوچھا کب تک یہ سلسلہ گناہ و توبہ جاری رہیگا فرمایا جب شیطان تھک جائے۔

عجیب قصہ: محترم دوستو! ایک رات حضرت ابوھریرہؓ آنحضرتؐ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر باہر نکلے۔ اتنے میں ایک عورت جس نے اپنے بدن کو نقاب اور برقعہ میں ڈھانپا ہوا تھا سے آمنا سامنا ہوا۔ اس عورت نے کہا مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ ابوھریرہؓ نے گناہ کی نوعیت کا پوچھا کہنے لگی مجھ سے زنا کرنے کا جرم صادر ہوا اور اس پر مستزاد یہ کہ زنا سے پیدا ہونے والا بچہ بھی قتل کردیا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا تو خود بھی ہلاک ہوئی اور ایک بے گناہ بچے کے قتل ناحق کی بھی مرتکب ہوئی۔ تیری توبہ قبول نہیں ہوتی دل میں سوچا کہ آنحضرت ﷺ موجود ہیں اور

میں نے ان سے پوچھے بغیر توبہ قبول نہ ہونے کا فتوی دیا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ سنا دیا۔ آپ ﷺ نے سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر فرمایا اے ابوھریرہؓ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اسے بھی ہلاک کیا۔ کیا تمہیں توبہ آیت معلوم نہ تھی۔

والـذيـن لا يـدعـون مـع الـلـه إلها آخر ولا يقتلون النفس التى حرم الله الا باالحق ولا يزنون. ومن يفعل ذلک يلق اثا ما يضعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهانا الامن تاب وامن و عمل عملا صالحافا و لئک يبدل الله سيئا تهم حسنات و كان الله غفوراً رحيما (سورة فرقان آيت ۶۸ تا ۷۰)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرتے اور نہ ایسا قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے منع فرمایا ہے مگر جس کا قتل حق پر ہو اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گناہ میں واقع ہوا اسے قیامت کے دن دگنا عذاب ہوگا اور خوار ہو کر اس میں پڑا رہیگا مگر جس نے توبہ کی اور کچھ نیک کام کیئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شیطان کی ذلت وندامت: آپ کو اب خود اندازہ ان آیات سے ہوا کہ باوجود اتنے جرائم کے جب قلب سے توبہ ہو تو ارحم الراحمین ان گناہوں کو مٹا کر ان کی جگہ نامہ اعمال میں نیکیاں لکھنے کا حکم فرماتے ہیں۔ خطبہ کے ابتداء میں عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کمن لا ذنب له کے مطابق گویا سرے سے گناہ موجود ہی نہ تھے۔ استغفار کے بعد وہ گناہ بھی اللہ کے موج رحمت کی لپیٹ میں آ کر ان کی ہیئت ہی تبدیل فرما دی ہم سب شیطان مردود کو زبانی تو اپنا دشمن اول سمجھتے ہیں مگر ہمارے جن اعمال سے اسکو ذلت اور پشیمانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سے ہم بے خبر اور غافل ہیں۔ ایک بزرگ کے بقول جب بندہ سے گناہ کا صدور ہوتا ہے اور پشیمان ہو کر توبہ کرتا ہے۔ عزم واستقامت سے توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ شیطان اس حالت کو دیکھ کر رونا اور واویلہ شروع کر دیتا ہے کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس توبہ کی وجہ سے اس بندہ خدا کے درجات اتنے بلند ہونگیں تو میں اس کو گناہ کرنے پر مجبور ہی نہ کرتا۔

مغفرت کا نسخۂ اکسیر: محترم سامعین: محمد بن مطرف عسقلانی فرماتے ہیں، مالک الملک نے فرمایا آدم کی اولاد پر میری رحمت ہے کہ گناہ کرتا ہے پھر مجھ سے معافی مانگتا ہے میں اسے معاف کر دیتا ہوں وہ پھر گناہ کرتا ہے یہ بندہ پھر مجھ سے بخشش کا طلب گار رہتا ہے میں اسے معاف کر دیتا ہوں۔ یعنی نہ وہ گناہ کرنا چھوڑتا ہے نہ وہ میری رحمت و بخشش سے مایوس ہوتا ہے پس تم گواہ رہو کہ میں نے اسے معاف کر دیا۔

رب العزت نے گناہوں سے بخشش اور مغفرت کا آسان نسخہ جس پر کما حقہ عمل کرنے سے ہمارے تمام گناہ دھل سکتے ہیں بتا دیا فرمان نبوی ہے "من تقرب الى شبرا تقربت اليه ذراعا"

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے اسباب: حدیث قدسی ہے اللہ جل جلالہ اپنا پیمان وفا آخر تک نہیں توڑتا۔ فرماتے ہیں بندہ جب ایک بالشت کے مقدار میرے قریب آئے تو میں ایک گز فاصلہ طے کر کے اس کے قریب ہونگا۔ اپنے بندوں کے ساتھ رحمت وشفقت کا کیا ہی عجیب انداز ہے کہ فرمایا۔ یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السما ثم استغفرتنی لغفرت لک

ترجمہ: اے بنی آدم اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں (یعنی حد سے بڑھ جائیں) پھر مجھ سے مغفرت طلب کرے تو تم کو بخش دونگا۔ تمام عمر ایسے اعمال کا ارتکاب کرو جو اللہ سے رشتہ توڑنے اور اسکے ناراضگی کا ذریعہ ہوں تو وہ ایسا مشفق ومہربان ہے کہ انابت اور اضطرار کے چند آنسو اسکے سامنے پیش کر دو تو وہ پھر بھی سننے کیلئے تیار ہے۔ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے بقول اللہ تعالیٰ کے جانب سے روٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ تو ہر وقت اپنے بندوں کو اپنے دامن رحمت ومغفرت میں جگہ دینے کو تیار ہے۔ غفلت کا مظاہرہ تو ہم کر رہے ہیں ہماری طرف سے تھوڑی سی حرکت و گریہ وزاری سے اللہ کے محبوب ہونے کا مقام ہم حاصل کر سکتے ہیں۔

رحمت الٰہی کی وسعت: خالق کائنات کی صفت رحیمی کی وسعت کا اندازہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں وہ تو قارون جیسے اللہ کے باغی ظالم وجابر جب حضرت موسیٰ کی دعا اور حکم پر زمین میں دھنستا جارہا تھا۔ عذاب الٰہی کی پکڑ میں پھنس کر چیختا چلاتا رہا۔ غرور وتکبر خاک میں مل کر رحم وکرم کی التجا کرتا رہا حتی کہ حضرت موسیٰ نے اسکی کوئی بات نہ مانی۔ مکمل طور پر زمین اسے نگل گئی۔ فوراً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی" اے میرے بندے موسیٰ خوب سن لو اگر قارون اس حالت میں بھی جبکہ اسکی سرکشی، نافرمانی اور مظالم کی انتہا ہو چکی تھی اسکے باوجود اگر وہ مجھے ایک بار بھی پکارتا اسے نجات دے دیتا۔ بقول ڈاکٹر عبدالحیؒ سمندر میں اس سے ملحقہ علاقوں، شہروں کی تمام غلاظتیں گرتی رہتی ہیں۔ لیکن سمندر میں پانی کی ایک ہلکی سی موج آتی ہے تو ان تمام ناپاکی کو بہا کر لے جاتی ہے۔ تمام علماء اور مفتیان کرام کے نزدیک سمندر کا پانی طاہر ومطہر رہتا ہے کوئی اسے نجس نہیں کہتا۔ تو سمندر جو خالق کائنات کی پیدا کردہ ایک مخلوق ہے اسکی ایک موج اور طغیانی میں یہ اثر ہے تو اس سمندر کے پیدا کرنے والے کی رحمت ومغفرت اور عفو ودرگزر کا سمندر تو غیر محدود ہے تو کیا اسکی رحمت ومغفرت کی ایک موج ہمارے گناہوں کو معاف نہ کر دیگی۔ لامحالہ معافی سے نوازیں گے۔

فرعون کی توبہ: آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق جب فرعون دریائے شور میں غرق ہونے لگا یقین ہوا کہ اب عذاب آخرت سامنے ہے جس میں مبتلا ہونا پڑیگا۔ اس اندوہناک عالم میں اسکی زبان پر ایمان کا کلمہ جاری ہو گیا۔ (یہ حقیقت اپنی جگہ کہ سکرات کے عالم میں اگر وہ ایمان لے آتا تو آخرت میں اسکا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ شاید دنیا میں اسکو کچھ عرصہ کیلئے زندگی حاصل ہوتی) حضرت جبرئیل نے دریا سے کیچڑ لے کر جلدی جلدی فرعون کے منہ میں

ٹھوس دی یہ اسلئے کہ اسکے تڑپنے اور آہ وزاری سے ارحم الراحمین کا دریائے رحمت جوش میں آئے اور کہیں اس ملعون کی مغفرت نہ ہو جائے۔ الغرض روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے باغی اور خدائی کا دعوی کرنے والے کافر فرعون قارون اور شداد کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کا ایسا معاملہ ہے تو ہم اگرچہ گناہگار اور برے سہی مگر اللہ کے الوھیت کا تو اقرار کرتے ہیں۔ آنحضرت کے امتی ہونے کے دعویدار ہیں۔ باوجود مسلمان ہونے کے اگر اس ارحم الراحمین کی رحمتوں سے مایوس ہو جائیں تو یہ ہماری اپنی بدنصیبی ہوگی ارشاد باری تعالیٰ "انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون" بیشک اللہ کی رحمت سے وہی لوگ نا امید ہوتے ہیں جو کافر ہیں گویا ایک سچا اور پکا مسلمان کبھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوگا

حدود الٰہی سے تجاوز کی سزا: محترم یہ تو اللہ جل جلالہ کے رحیمی شان پر مبنی چند کلمات تھے مگر اس رحم وکرم اور مغفرت سے موجزن سمندر سے جن بدقسمت لوگوں نے اپنی تشنگی مٹانے کی کوشش نہ کی انکے انجام کے واقعات اللہ کا مقدس کلام ہمارے لئے سامان عبرت ہے۔ جنکے عاقبت کا رب العالمین نے قرآن میں جگہ جگہ ذکر فرمایا فرمان الٰہی ہے: ومن یعص اللہ ورسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ ناراً خالداً فیھا ولہ عذاب مھین (سورۃ النساء آیت ۱۴) ترجمہ: اور جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے اور اسکی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرے حق تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیگا اور اسکے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

سورۃ مجادلہ میں ارشاد ہے ان الذین یحادون اللہ ورسولہ کبتو ا کما کبت الذین من قبلھم وقد انزلنا آیت بینت وللکافرین عذاب الیم (آیت ۵)

"جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل وخوار کردئے جائینگے۔ جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل وخوار کئے جاچکے ہیں اور کافروں کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔"

اللہ کی اطاعت کی صورت میں برکات کا نزول اور نافرمانی کی وجہ سے اسکی گرفت کے بارہ میں رب العزت کا ارشاد ہے: ولو ان اھل القری امنو و اتقو الفتحنا علیھم برکت من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذنھم بما کانوا یکسبون (سورہ یونس آیت ۹۶)

اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم ان پر آسمان وزمین کی نعمتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا۔ پس ان کے اعمال کے بدلے ہم نے ان کو پکڑا۔

خدا نے اس قوم کی حالت نہیں بدلی: اللہ تعالیٰ اپنے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلنے والوں سے اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے قول ربانی ہے۔ ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علی قوم حتی یغیر وا ما با نفسھم وان اللہ سمیع علیم (سورہ انفال آیت ۵۳)

(ترجمہ) اسکا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز بدلنے والا نہیں اس نعمت کو جو دی تھی اس نے کسی قوم کو جب تک وہی بدل نہ ڈالیں۔اپنے طرز عمل کو۔اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

یعنی جب لوگ اپنے بداعمالیوں اور کج روی کی وجہ سے اللہ کے فطری عطا کردہ نیکی قوت واستعداد کو ضائع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے اپنی نعمتیں واپس لے کر شان انعام کو انتقام میں بدل دیتے ہیں۔اگلے آیت میں حکم خداوندی کی اطاعت کرنا اور اللہ کی مخالفت کی وعید کے ساتھ فرمایا اگر اسکی نافرمانی کروگے تو اسکی قوت، طاقت یا ذات کو کچھ نقصان نہیں۔اسکے دربار میں کسی چیز کی کمی نہیں۔وہ ہر کسی سے بے نیاز ہے۔اللہ اس پر قادر ہے کہ اپنی اطاعت نہ کرنے والوں کا نام ونشان ہی مٹا دیں اور ایک ایسی نئی مخلوق کو نافرمانوں کی جگہ پیدا کریں جو اپنے رب کی اطاعت کرنے والے حقیقی بندے ہونگیں۔وہ تمہارے تمام کام اطاعت کی صورت میں بنا بھی سکتا ہے اور وہی قادر مطلق سرکشی کی صورت میں بگاڑ سکتا ہے فرمان ایزدی ہے۔ **وللّٰہ ما فی السموت وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا ان یشاء یذھبکم ایھا الناس ویات باخرین وکان اللہ علی ذالک قدیرا** (سورۃ نساء ۱۳۲۔۱۳۳)

ترجمہ: جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے اور کارسازی کیلئے صرف وہی کافی ہے اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسری کو لے آئے اور وہ اسکی پوری قدرت رکھتا ہے۔

اطاعت پر انعام اور معصیت پر سزا: محترم حاضرین! احکم الحاکمین نے ہر قوم کیلئے خوشخبری سنانے والے اور عذاب کی اطلاع دینے والے انبیاء بھیجے۔تاکہ کوئی قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ کرے کہ "ما جاء نا من بشیر ولا نذیر "یعنی ہمارے پاس طاعات کی صورت میں جنت اور معاصی پر جہنم کی اطلاع دینے والا کوئی نہیں آیا۔نیز جن امتوں کو دنیا میں سزا دی گئی اسکا ظہور تب ہوا جب ان کے پاس انبیاء آکر ان کو صراط مستقیم اور اس حق راستے پر چلنے کے فوائد اور اختیار نہ کرنے پر عذاب کی واضح تلقین بار بار کی، تاکہ اتمام حجت ہوجائے اور قیامت میں بھی ہر قسم دلائل پیش ہونے کے بعد وارد جہنم ہوگا۔آج کی عدالتیں قیامت کے اس بڑے عدالت کی ایک ادنیٰ مثال ہیں۔اللہ کے حضور پیشی ہوگی۔فرد جرم عائد ہونے کے بعد جرح وتعدیل، شہادتوں کی پیشی کے بعد جزا یا سزا کا فیصلہ ہوگا۔

محترم دوستو! ابھی تک ذکر کردہ بیان استغفار کی صورت میں اللہ کی بے پناہ مہربانیاں اور نافرمانی کی صورت میں عذاب الٰہی کا سامنا کرنے کے بعض واقعات آپ نے سن لئے۔آج ہم اور تمام امت مسلمہ کی جو کیفیت ہے اور اسکے علاج کا ذکر آئندہ نشست میں انشاء اللہ کرونگا۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے
ماہنامہ "الحق" کے متعلقہ امور کیلئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے 0923-630435